ملک الموت
اور
حاضر ناظر

تصنیفِ لطیف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ العلی الولی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ النبی
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد! حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے ان لوگوں نے مشکل سمجھا ہے جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو نہیں سمجھا ورنہ ظاہر ہے کہ ملک الموت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ادنیٰ غلام میں سے ہیں ان کا حاضر ناظر ہونا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے والوں کی توحید میں شامل ہے لیکن جسے کسی سے ضد ہو جاتے اسے کتنا ہی دلائل دیے جائیں اسے کبھی اقرار نصیب نہ ہوگا ورنہ جسے غلام کی قدر و منزلت کا اقرار ہے تو اسے لازماً اسکے آقا کی قدر و منزلت انکار نہیں ہونا چاہیئے مثلاً حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور خادم تھے ان کی آن میں بڑی دور کی سافت سے بہت بوجھل تخت لے آتے اور یہ قرآن کی سورۃ نمل میں تفصیل سے مذکور ہے اب کوئی بدبخت کہے کہ آصف بن برخیا کے لیے ماننا تو عین اسلام ہے لیکن سلیمان علیہ السلام کے لیے ماننا کفر ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اس کی صراحت نہیں میرے خیال میں ایسے منکر کا دماغ خراب ہے یا اسے سلیمان دشمنی کا مرض ہے ایسے ہی ہم پر اس شخص کو اس طرح کا فتویٰ سنانا اپنے لیے فخر محسوس کرتے ہیں جو ملک الموت کو تو حاضر ناظر مانے لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شرک کا فتویٰ جڑ دیتا ہے حالانکہ ایک قاعدہ واضح ہے کہ ادنیٰ کے متعلق لوازمات ماننے پر اعلیٰ کا ماننا ضروری ہے اور قرآن و حدیث کا سمجھنا بھی عقلمندوں کا کام ہے اسی لیے اللہ تعالےٰ نے بھی عقلمندوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اویسی غفرلہ۔ بہاولپور ۲۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

مقدمہ

وہ کمالات جنہیں دیوبندی وہابی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام کے لیے شرک سمجھتے ہیں وہی کمالات ملائکہ کرام کے لیے ماننا عین اسلام ہے مثلاً متعدد صورتیں اور شکلیں اختیار کر کے بیک وقت متعدد مقامات پہ موجود و حاضر ہونا دور سے دیکھنا باوجودیکہ درمیان میں ہزاروں بیشمار حجابات ہوں بلکہ جملہ شرق و غرب کو صرف ایک فرشتہ محیط ہو بلکہ جملہ عالم کو مثل کف دست دیکھے دور و نزدیک کی آوازیں سننا جملہ عالم میں بیک وقت جاری و ساری ہونا اور یہ صرف باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے اور پھر یہ عقائد اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ تمام ملائکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء سے مرتبہ میں کم ہیں اور جملہ ملائکہ تمام انبیاء عظام سے۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی صـ۱۲۵ میں ہے کہ" رسل البشر افضل من رسل الملائکہ ورسل الملائکۃ افضل من عامۃ البشر افضل من عامۃ الملائکۃ" اور پھر یہ تمام ملائکہ اور انبیاء علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بمنزلہ خدام کے ہیں اور آپ ان سب کے مرشد اور بمنزلہ شہنشاہ اعظم کے ہیں جیسا کہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم جملہ عالم یہاں تک انبیاء و رسل کرام اور ملائکہ عظام (علی نبینا و علیہم السلام) کے بھی نبی اور امام ہیں (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انتباہ ملائکہ کرام معصوم ہیں یعنی ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے پاک ہیں ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کو معصوم ماننا فرض ہے اس کے خلاف عقیدہ کفر و ضلالت و گمراہی ہے ہاں صحابہ کرام اہلبیت عظام اور اولیاء کرام سبھی سب محفوظ ہیں معصوم نہیں

(ف) محفوظ کا مطلب ہے کہ ان سے گناہ صدور تو ممکن ہے لیکن صادر ہوتا نہیں اس لیے کہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہیں اور معصوم سے گناہ کا صدور ہی ناممکن ہے۔

فرشتے کیا ہیں انسان و جن کی طرح ملائکہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں انہیں حقائق نے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خلقت الملئکۃ من نوُرٍ و خلق الجانُّ من نارٍ و خُلِقَ اٰدم مما وصف لکُم۔

(ترجمہ) فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لُو سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی۔ (یعنی سیاہ سفید سرخ مٹی سے)

ایک روایت میں ہے۔ اِنَّ الملائکۃ خلقت من نور اللّٰہ[1] ملائکہ اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کئے گئے۔ ان کی فطرت سراسر طاعت خداوندی ہے خدا تعالیٰ نے جس ڈیوٹی پر انہیں لگایا ہے وہ اسے صحیح طور پر سرانجام دیتے ہیں۔

کارنامے انہیں اللہ تعالےٰ نے ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ حسب خواہش اپنی صورت و شکل تبدیل کر سکتے ہیں آن واحد میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب پہنچ جاتے ہیں یہ آنکھوں سے نہ نظر آنے والی مخلوق ہے ان کو قدرت نے وہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ بحکم الٰہی اپنے ایک کی ضرب سے تمام کائنات کو

---

[1] رواہ ابوالشیخ رحمہ اللہ عن عکرمہ رضی اللہ عنہ (الہدایۃ المبارکہ فی خلق الملائکہ) ملائکہ مِن نور اللّٰہ، فرشتوں کے لیے وہابی دیوبندی برداشت کر جاتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہیں کرتے بلکہ اسے شرک جیسے گندے فتوے جڑ دیں گے اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان غریبوں کو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ضد ہے ورنہ جس طرح فرشتے کے لیے نور من نور اللّٰہ آیا ہے ایسے ہی حضور سرور عالم صلی

زیر و زبر کر سکتے ہیں۔

عقیدۂ فرشتوں کے بارہ میں جس طرح ایک عاقل بالغ خدا تعالیٰ وحدۂ پر ایمان لانے کا مکلف ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے جب تک دوسرے خدا تعالیٰ کے وجود اور کتب سماوی اور رسل کرام تقدیر اور حشر و نشر کی طرح فرشتوں کے وجود کی تصدیق زبان اور دل سے نہ ہوگی ایمان قابل قبول نہ ہوگی۔ ذیل میں چند ان ملائکہ کرام کا تعارف تعارف اور کارناموں کی تفصیل عرض کی جاتی ہے جو ہمارے موضوع حاضر و ناظر سے متعلق ہے۔

حاضر و ناظر حاضر و ناظر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام کا جسم مبارک ہر جگہ چل پھر رہا ہے یہ دھوکہ کے طور مخالفین ہم پر تہمت لگاتے ہیں بلکہ اس کا واضح مطلب وہی ہے جو فقیر نے مقدسہ کتاب حاضر ناظر میں لکھا ہے کہ اللہ نے ان کو ایسی نفاست و لطافت بخشی ہے کہ ان کے لیے دور و نزدیک برابر اور ان کو درمیانی حجابات حائل نہیں ہوتے جیسے سورج یہاں (زمین) سے کروڑوں میل دور ہے لیکن ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ بالکل قریب ہے اور اس کی نورانیت کا یہ کمال ہے کہ بیک وقت تمام عالم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اسے نہ پہاڑ حائل ہیں نہ مسافتیں۔ اپنی بینائی کو دیکھ لیجئے کہ عینک کا شیشہ اس کے آر پار آنے جانے کو حائل نہیں یہاں تک کہ بیک وقت آسمان سے زمین تک جگہ جگہ پر پھیلی ہوتی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ "آنا فانا" بیک وقت آسمان

؎ بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بھی حدیث شریف میں آیا

بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وارد ہے وہ اس حدیث سے ہزاروں درجہ زیادہ صحیح ہے تفصیل فقیر کی کتاب "نور و بشر کی تحقیق میں ہے۔

ے زمین تک جگہ جگہ پرپھیلی ہوتی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ آناً فاناً بیک وقت ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہیں جیسے ملک الموت اور منکر و نکیر علیہم السلام و دیگر ملائکہ کے حالات میں ہے۔

طویل قد فرشتہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان للّٰہ ملکا لہ جناحان جناح — اللہ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں ایک

بالمشرق وجناح بالمغرب وراسہ تحت العرش ورجلاہ تحت الارض السابعۃ وعلیہ بعدد خلق اللّٰہ تعالیٰ ریش فاذا صلی رجل او امرأۃ من امتی علی امرہ اللّٰہ تعالیٰ ان یغمس نفسہ فی بحر من نور تحت العرش فینغمس فیہ ثم یخرج وینفض جناحیہ فیقطر من کل ریشۃ قطرۃ فیخلق اللّٰہ تعالیٰ من کل قطرۃ ملکا یستغفر لہ الی یوم القیمۃ

(الکنز المدفول ص ۲۰)

مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں جب میری امت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے والے نور کے دریا میں غوطہ لگا دے جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک وہی فرشتے بخشش مانگتے رہیں گے۔

فوائد (۱) جب اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین صلی اللہ علیہ

وسلم کے لیے اشکال کیوں اور شرک کیا جب کہ آپ کی امت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کا اور سب کا بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا کو یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو جب علمائے امت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں فقیر اویسی غفرلہ عرض کرتا ہے۔

مولای صلی وسلم دائما ابداً ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۳) قد کی طوالت کے مطابق اس کے نیچے کی تمام اشیاء پر صاحب قامت حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے۔

مزید توضیح وہابی دیوبندی نبی پاک صلی اللہ علیہ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ بشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عقل سے مانیں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کو عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ کے ادنیٰ خدام سے ہیں ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں بلکہ جس کی ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے وہ بیک وقت ادھر بھی ہیں ادھر بھی ہیں

جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خادم کے لیے ماننا عین توحید ہے تو اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اشکال کیوں۔

مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں

ایک فرشتے کی شکل و صورت حدیث میں وارد ہے۔

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور باعثِ تخلیق کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من صلی علیّ تعظیماً لحقی خلق اللہ عزوجل من ذالک القول ملکاً لہ جناح بالمشرق والاٰخر بالمغرب یقول عزوجل لہ صلی علی عبدی کما صلی علی نبیّ فھو یصلی علیہ الی یوم القیامۃ

جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لیے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

(ف) اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمتہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) نے اپنی کتاب "الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح" میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدائے قدیر اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہ تمام فرشتے درود پڑھنے والے کے

لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں۔

فوائد جس فرشتے کا طول و عرض مشرق و مغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوتے ہے وہ حاضر و ناظر ہوا یا نہ۔

(۲) حب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت اللہ تعالٰے کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرما کر درود پڑھنے والے کے لیے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو۔

زمین کو ایک فرشتے نے اپنے کندھے پر اٹھا رکھا ہے

روایت ہے کہ جب حق تعالٰے نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کشتی کی طرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالٰے نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر مامور فرمایا فرشتے نے زمین کے نیچے داخل ہو کر کرۂ زمین کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقوں کو جکڑ لیا۔ کرۂ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈگمگانے لگے تو اللہ تعالٰے نے جنت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں

لہ اور مواہب الدنیہ میں مروی ہے کہ کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔" اور یہی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کے باب ۲۹ میں فرماتے ہیں کہ ہر نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی کا یہ مطلب ہے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور امام قرطبی تذکرہ میں علماء و مشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل انکے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روز قیامت اس قاری کے لیے حجت ہوں گے

(اس بیل کے ۴۰ ہزار سینگ اور ۴۰ ہزار ٹانگیں ہیں) رکھنے چاہیے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ نے ایک سبز رنگ کا یاقوت اس بیل کے سینگوں پر رکھ دیا۔ اسی یاقوت پر فرشتے کے پاؤں رکھے ہوئے ہیں

(الارائک للسیوطی و حیوٰۃ الحیوان)

فوائد (۱) یہ فرشتہ اور اتنا طویل و عریض شکل و صورت کے باوجودیکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرید ہے یعنی آپکا امتی ہے اس کی قوت اور طاقت بھی قابل دید و شنید ہے لیکن شرک کا وہم نہ ہو کیونکہ یہ فرشتہ ہے اور فرشتوں وغیرہ کے لیے وہابی دیوبندی ماننے کو عین اسلام سمجھتے ہیں ہاں ان کو خطرہ ہے تو اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کہیں توحید میں فرق نہ آ جائے اس لیے کہ ان کی توحید کا عقیدہ نہایت ہی کمزور اور ڈانواں ڈول ہے۔

ملک الموت (۱) حضرت عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔ کما قال اللہ تعالٰی قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین و مشخص فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتا ہے۔ الظاہر من ھذہ الآیۃ ان ملک الموت شخص معین من الملائکۃ۔ یعنی اسی آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک متعین فرشتہ ہے۔

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان ملک الموت ھو الرئیس وکل خطوۃ لہ من المشرق الی المغرب الخ

(شرح الصدور ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

ان کے لیے ساری زمین مثل ایک تھال کے ہے چنانچہ مروی ہے کہ عن مجاهد قال جعلت الارض لملك الموت مثل الطست يتناول من حيث شاء الخ رواه احمد فی الزهد و ابو الشیخ فی العظمة و ابونعیم۔ شرح الصدور ص۱۸ وطی الفراسخ ص۶۸)

(۳) حکم بن عتیبہ سے ہے کہ "الدنیا بین یدی ملك الموت بمنزلة الطست بین یدی الرجل رواہ ابو الشیخ شرح الصدور ص۱۸

(۴) یعقوب علیہ السلام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا ما من منفوسة الا رأیت تقبض روحها" آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں بتائیے فكيف و عندی هٰهنا و الانفس فی اطراف الارض یہ کیسے ہو گا کہ آپ اس وقت تیرے ہاں ہیں اور نفوس عالم دنیا پر پھیلے ہوتے ہیں عزرائیل علیہ السلام نے جواب عرض کیا۔ ان الله سخر لی الدنیا فهی کالطست یوضع قدام احدکم فیتنا ول من بین فهما ما شاء كذلك الدنیا عندی رواہ ابن ابی الدنیا من طریق الحسن بن عمارہ عن الحکم" شرح الصدور ص۱۹) بے شک اللہ تعالٰی نے مجھے تمام دنیا ایک تھال کی مانند بنا دیا ہے۔ اور جیسے تمہارے کسی ایک سامنے رکھا ہو اور میں اسی سے جسے چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔

(۵) عن شہر بن حوشب قال ملك الموت جالس و الدنیا بین رکبتیہ و اللوح الذی فیہ آجال بنی آدم بین یدیہ ملائکۃ قیام و هو یعرض اللوح لا یطرف فاذا اتی اجل عبد قال اقبضوا هذا اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ و ابو نعیم۔ (کتاب مذکور)

فرمایا ملک الموت بیٹھے ہوتے کو تمام دنیا صرف گھٹنوں تک اور وہ جس میں بنی آدم کے اجال لکھے ہوتے ہیں وہ ان کے سامنے ہے اور ان کے پاس پیش کھڑے ہیں وہ لوح کو دیکھ کر جس کی روح قبض کرنی ہوتی ہے فرماتے ہیں اس کی روح قبض کر لو۔

(۶) عن ابن عباس انہ سئل عن نفسین اتفق موتہما فی طرفۃ عین واحد بالمشرق و واحد بالمغرب کیف قدرۃ ملک الموت علیہما قال ما قدرۃ ملک الموت علی اھل المشارق المغارب و الظلمات و الھوی و البحور الا کرجل بین یدیہ مائدۃ متناول من ایھا شاء رواہ ابن ابی حاتم و ابو الشیخ (کتاب مذکور)

حضرت ابن عباس سے۔

(۷) و عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال ملک الموت الذی یتوفی الانفس کلھا و قد سلط علی ما فی الارض کما سلط احدکم علی ما فی راحتہ الخ

رواہ ابن جریر فی تفسیرہ عن الکلبی عن مجاھد (کتاب مذکور)

وہ موت کا فرشتہ جو تمام نفوس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے وہ جملہ روئے زمین پر ایسے مسلط ہے جیسے تمہارا ایک اپنی ہاتھ کی ہتھیلی پر۔

(۸) عن ابی المثنی الحمصی قال ان الدنیا سھلھا و جبلھا بین فخذی ملک الموت الخ اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ (ایضاً) فرمایا دنیا کا ذرہ ذرہ (ریگستان، پہاڑ وغیرہ) ملک الموت کے دو رانوں کے درمیان ختم ہو جاتا ہے۔

(۹) عن زھیر بن محمد قال قیل یارسول اللہ ملک الموت واحد و الزحفان یلتقیان من المشرق و المغرب وما بین ذلک من السقط و الھلاک فقال ان اللہ حوی الدنیا لملک الموت حتی جعلھا کالطست بین یدی احدکم فھل یفوتہ شئی رواہ ابن ابی حاتم (ایضاً)

عرض کی گئی یارسول اللہ ملک الموت تو ایک ہے اور موت مشرق اور مغرب میں واقع ہو رہی ہے علاوہ ازیں درمیان میں کئی جنگیں اور ہلاکتیں ہوتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے ملک الموت کے لیے دنیا سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے لیے تمام دنیا تھال (طشتری) کی مانند ہے تو تم بتاؤ تمہاری آگے طشتری ہو تمہارے سے اس کی کوئی شے فوت ہو سکتی ہے۔

(۱۰) عن زید بن اسلم قال تیصفح ملک الموت المنازل کل یوم مرات و تطلع فی وجہ ابن آدم کل یوم اطلاعۃ رواہ ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ و ابن ابی الدنیا (شرح الصدور ص ۲۱) زید ابن اسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ہر گھر میں روزانہ پانچ بار جھانکتا ہے اور ہر بنی آدم کو روزانہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱) حدیث شریف میں ہے ما من بیت الا و ملک الموت یقف کل یوم علی بابہ خمس مرات فاذا وجد الانسان قد نفد اکلہ و انقطع اجلہ القی علیہ غمرات الموت الخ (ص ۲۳)

مختصر کوئی ایسا گھر نہیں جس کے دروازہ پر روزانہ پانچ بار آ کھڑا ہوتا ہے جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے اب اس شخص کا گھر سے کھانا ختم اور اس کا اجل مکمل ہو گیا تو اس پر موت طاری کر دیتا ہے۔

(۱۳) ملک الموت علیہ السلام حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔

ما من اھل بیت من بدر ولا شعر فی بر ولا بحر الا وانا اتصفحھم فی کل یوم خمس مرات حتی انی لاعرف بصغیرھم وکبیرھم عنھم بانفسھم الخ (مختصر ص ۲۳)

کوئی گھر ایسا نہیں مٹی کا ہو بالوں سے تیار شدہ ہو (خیمہ وغیرہ) جنگل میں ہو یا دریا میں میں روزانہ پانچ بار چکر لگاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے گھر والوں کے ہر چھوٹے بڑے کو براہ راست جانتا ہوں۔

(۱۴) ربیع بن انس رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہیں انہوں نے کہا والی امر قبض ارواح کے وہی ہیں اس پر ان کے اعوان ہیں سوا اس کے ان کے رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قدم اسکا مشرق سے مغرب تک ہے۔ الخ رواہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ (ملی الفراسیخ)

لطیفہ:۔ وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم نے ملک الموت کے متعلق حاضر ناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں ان کے ایک چالاک ملاں نے تو لکھ دیا کہ ملک الموت کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور علیہ السلام کے لیے تو کونسی قطعی ہے فلہذا ملک الموت کے لیے ماننا شرک نہیں حضور علیہ السلام کے لیے ماننا شرک ہے۔ (معاذ اللہ) براہین قاطعہ دوسرے ایک اور نے چالاکی دکھائی کہ ملک الموت اکیلا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد

کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں اس کے معاون ہوتے ہیں ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندہ ناڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں یہ ملک الموت کا اعزاز ہے اس معنی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لیے "یک نہ شد بے شمار شد"، ہو گیا کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت کے حاضر و ناظر ہونے کا لیکن ثابت ہو گیا۔ بے شمار ملائکہ کا حاظر و ناظر ہونا۔

(۱۵) عن کعب قال ما من بیت فیہ احد الا و ملک الموت علی بابہ کل یوم سبع مرات ینظر ھل فیہ احدا مربہ یتوفاہ اخرجہ ابن ابی حاتم

حضرت کعب نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے ملک الموت سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا انہیں حکم ہے۔

(۱۶) عن عطاء بن یسار قال ما من اھل بیت الا یتصفحھم ملک الموت فی کل یوم خمس مرات ھل منھم احد امر بقبضہ (اخرجہ احمد فی الزھد و سعید بن منصور

حضرت عطار بن یسار نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(۱۷) عن مجاھد قال ما علی ظھر الارض من بیت شعر ولا مدر الا و ملک الموت یطوف بہ کل یوم مرتین اخرجہ احمد فی الزھد و ابو الشیخ (ایضاً)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا

خیمہ) مگر ملک الموت اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں۔

(۱۸) عن عبد الاعلی التیمی قال ما من اھل دار الا وملک الموت یتصفحھم فی الیوم مرتین اخرجہ ابن ابی شیبہ وعبد اللہ بن الامام احمد فی زوائد الزھد (ایضاً)

کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دو بار نہ دیکھتا ہو۔

(۱۹) ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو وہ نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے (شرح الصدور)

(۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگ زندگی کاٹتے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر (شرح الصدور ص۱۱)

(۲۰) ام عن ثابت البنانی قال اللیل و النھار اربع وعشرون ساعتی لیس فیھا ساعۃ تاتی علی ذی روح الا وملک الموت قائم علیہ فان امر تصبضھا والا ذھب اخرجہ ابو نعیم (کتاب مذکور ص۲۰ مختصر تذکرۃ القرطبی ص $\frac{23}{24}$ وفتاوی حدیثیہ ص۳ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب و روز کی چوبیس گھنٹے ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتے ہیں ورنہ چلا جاتا ہے۔

قرطبی رحمۃ اللہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں۔ و ھذا عام فی کل ذی روح۔ اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے۔

(۲۱) عن انس مرفوعاً ان ملك الموت لينظر فی وجوہ العباد فی کل یوم سبعین نظرۃ فاذا ضحك العبد الذی بعث الیہ یقول اعجبہ بعثت الیہ لاقبض روحہ وھو یضحك (رواہ ابو الفضل الطونی فی کتاب عیون الاخبار بسندہ من طریق ابراھیم و ابن النجار فی تاریخ بغداد من طریق ابن ھدبہ (شرح الصدور ص۲۰ و مختصر التذکرہ ص۲۴)

ترجمہ:۔ ملک الموت بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں تیرے ہاں روح قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۲۲) ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پہ بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پہ سے اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔ (شرح الصدور)

فائدہ اس حدیث سے وہی ثابت ہو رہا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا کہ ملک الموت کے مددگار فرشتے علیحدہ علیحدہ ملکوں میں نہیں پھیلے ہوئے بلکہ ہر مردہ پر وہی سب ملک الموت کی معاونت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲۳) امام جلال الدین بن سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

اخرج ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ و ابو نعیم عن شھر بن حوشب قال ملك الموت جالس والدنیا بین رکبتیہ۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھا ہوا ہے اور تمام دنیا اسکے گھٹنوں کے سامنے ہے۔

(٢٤) وعن ابن عباس
انه سئل عن نفسين
التقى موتهما في طرفة عين
واحد بالمشرق و واحد
بالمغرب كيف قدرة ملك
الموت عليهما قال ما قدرة
مالك الموت على اهل المشارق
و المغارب والظلمات و الهوى
و البحور الا كرجل بين يديه
مائدة يتناول منها ايما
شاء اخرج ابن ابي حاتم
عن زهير بن محمد قال
قيل يا رسول الله ملك الموت
واحد و الزحفان يلتقيان
من المشرق والمغرب
و ما بين ذالك من
السقط و الهلاك فقال
ان الله حوى الدنيا
لملك الموت حتى جعلها
كالطست بين يدي احدكم فهل
يفوته منها شيء (رواه ابن ابي حاتم و ابو الشيخ) (شرح الصدور ص ١٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
سے پوچھا گیا کہ دو جانیں ایک مشرق میں
ایک مغرب ایک ہی وقت میں مرتی ہیں
ملک الموت کس طرح قادر ہے ان پر فرمایا
کہ ملک الموت کے لیے مشرق مغرب اندھیرے
ہوا اور سمندر ایسے ہی ہیں جیسے آدمی کے سامنے
دسترخوان اس میں سے لیتا ہے جو چاہتا
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہا گیا کہ ملک الموت ایک ہے
اور مشرق و مغرب میں جنگ ہوتی ہے
تو بشیار موتیں واقع ہوتی ہیں فرمایا کہ
اللہ تعالےٰ نے دنیا کو سمیٹ کر ملک
الموت کے لیے مانند طشتری کے
کر دی ہے جو کہ ایک آدمی کے
سامنے ہو۔ کیا اس میں کوئی چیز اس
سے فوت ہوتی ہے۔

ابلیس لعین

یہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے کما قال اللہ تعالیٰ" انہ یراکم ھو وقبیلہ بیشک وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو دیکھتا ہے۔

نکتہ

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور گمراہی کا ٹھیکیدار ابلیس لعین ہے مضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کرے لیکن آپ کے نزدیک ہادیٔ کل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی امت کا ملاحظہ فرمادیں اور مضل کے مقابلہ میں اپنے امتی کی حفاظت فرمادیں اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے۔ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ (پ ۶ المائدہ ۵ ع ۱۲ آیت ۵۶)

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کونسی نص ہے یعنی حضور علیہ السلام کے لیے تو کوئی نص (قرآن و حدیث) نہیں فلہٰذا انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کے لیے نصوص ہیں اسی لئے شیطان کو حاضر ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ)

یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی براہین قاطعہ کی ہے مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور علیہ السلام سے اتنا بغض و عداوت کیوں۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ کی اسی عبادت کی وجہ سے بھی عرب و عجم کے علماء و مشائخ نے انہیں مرتد اور خارج از اسلام کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے

حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ)

طبرانی نے کبیر میں اور ابونعیم اور لطریق جعفر بن محمد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور آپ نے اس وقت ایک انصاری کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تھا فرمایا کہ اے ملک الموت تم میرے صحابہ پر نرمی کریو کہ وہ مومن ہے۔ ملک الموت نے عرض کیا آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھیں اور جانیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں پھر کوئی چلانے والا چلاتا ہے تو میں گھر میں کھڑا ہو جاتا ہوں اور روح میرے ساتھ ہوتی ہے پھر میں کہتا ہوں یہ چلانا کیسا ہے واللہ ہم نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہم نے اس کی اجل سے سبقت کی ہے اور نہ اس کی روح قبض کرنے میں ہمارا کوئی گناہ ہی ہے اگر تم اس امر پر راضی ہو گئے جو اللہ نے کیا ہے تو اس پر تم ثواب پاؤ گے اور اگر ناراض ہو گئے تو گناہ کماؤ گے اور ہم کو تمہارے پاس لوٹنے کے بعد لوٹنا ہے پس بچو اور نہیں کوئی بالوں کے گھر والا اور نہ کوئی مٹی لو پتھر کے گھر والا نہ نیک نہ بد۔ نہ نرم زمین میں نہ پہاڑ میں مگر میں اس کی جستجو کرتا ہوں ہر دن اور ہر رات میں یہاں تک کہ میں پہچانتا ہوں اور ان کے لیے چھوٹے بڑے کو۔ الخ (ملی الفراسخ ص۲۰)

فائدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں ملنے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے " فی قلوبہم مرض " ان کے دل میں لا علاج بیماری ہے۔

(۲) جب اس کے گھر والے اس کی موت پر روتے ہیں تو ملک الموت دروازے

کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ میں نے نہ تو اس کا رزق کھایا نہ اس کی عمر گھٹائی، نہ اس کی مدت عمر سے کچھ حصہ کم کیا میں تمہارے گھروں میں بار بار آتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا حضرت حسنؓ نے فرمایا اگر میت کے گھر والے ملک الموت کا کھڑا ہونا دیکھ لیں اور ان کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو جائیں اور اپنے اوپر روئیں۔ (ابن ابی الدنیا ابوالشیخ)

فائدہ ملک الموت ہر وقت ہر آن ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکال لینے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے رہیں۔

حکایت مروزی نے جنائز میں سلیم بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان اپنے دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کا دوست حالتِ نزع میں تھا آپ نے حضرت ملک الموت کو کہا کہ اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے ملک الموت نے فرمایا کہ میں ہر مومن سے نرمی کرتا ہوں۔ (طی الفراسخ ص۳۴)

فائدہ جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت کو دیکھتے اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام سے وہ اوجھل رہیں ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہمکلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لیے فقیر اہل اسلام سے گزارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت کے ماننے والے اگر نبی علیہ السلام کو نہیں مانتے تو ان کی بدقسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آکر کہیں مارے نہ جاؤ فلہذا ان سے بچ کر رہو۔

ملک الموت آمنے سامنے

احادیث میں ہے کہ دور سابق میں ملک الموت ہر انسان کو نظر آتے تھے چنانچہ حضرت ابونعیم نے اعمش سے روایت کی تو تعجب سر ذی روح سے گفتگو فرماتے ہوں گے ان کے لیے وہ حاضر بھی ہیں ناظر بھی حالانکہ وہ ایک ہیں لیکن اربوں کھربوں بلکہ بے شمار ارواح کو بیک وقت قبض کرتے ہیں۔ تو ان کے لیے کسی بھی موحد کی شرک کے لیے رگ نہیں پھڑکی اور نبی علیہ السلام کے لیے نہ صرف رگ پھٹ جاتی ہے بلکہ آسمان سر پر اٹھا لیا جاتا ہے۔

ملک الموت کی میت کی موت سے پہلے گفتگو

حضرت ابوالشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت بغیر دکھ درد کے روح قبض کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا انہوں نے اللہ تعالےٰ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالےٰ نے بیماریوں کو مقرر کر دیا لوگ موت کو بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے اور ملک الموت کو بھول گئے۔ (مروزی ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ)

فائدہ

چند مخصوص بندوں کو چھوڑ کر باقی سب ہی بیماری کی طرف منسوب کرنے لگے اعمش روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت پہلے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے اور کہتے کہ تو اپنی حاجت پوری کر لے میں تیری روح قبض کرنا چاہتا ہوں اس پر ان کی شکایت کی گئی اللہ تعالےٰ نے بیماریوں کو پیدا کیا اور موت کو خفیہ کر دیا۔ (ابونعیم)

دلائل آمنے سامنے کے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ پھوٹ گئی ملک الموت نے بارگاہ الٰہی میں شکایت کی الٰہی تیرے بندے موسیٰؑ نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ الخ

(احمد۔ بزار۔ حاکم)

فائدہ یہ حدیث شریف بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف باب المناقب (کتاب الفتن) میں موجود ہے اس کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ نے البشریہ لتعلیم الامۃ میں عرض کر دی ہے۔ یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت ہر صاحب روح کے پاس آمنے سامنے آتے جو ہر ایک کو نظر آتے اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے تو اب مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت جو سراپا نورٌ علیٰ ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس اسی شکل و صورت (بشری) میں ہر روح نکلنے والی کے پاس یہی دلیل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور علیہ السلام زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیشمار خوش بختوں کو زیارت ہو رہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت علی ہیتی رحمہ اللہ کے متعلق مشہور ہے (تفصیل مسئلہ فقیر کی تصنیف تحفۃ الصلحاء فی رویۃ النبی فی الیقظہ والرویاء میں دیکھئے۔

(۲) ملک الموت اور سلیمان علیہ السلام حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ہمنشین آپ کے پاس بیٹھا ملک الموت اسے بار بار دیکھتے جب ملک الموت باہر چلے گئے تو ہمنشین نے سلیمان علیہ السلام سے عرض کی یہ کون تھا آپ نے فرمایا یہی ملک الموت تھا۔ اس نے عرض کی مجھے ان سے ڈر لگتا تھا اسی لیے مجھے آپ ہند میں پہنچا دیں آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو انہیں آن کی آن میں ملک ہند پہنچا دیا تھوڑی دیر کے بعد سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ نے اسے فرمایا کہ میرے ہمنشین

کو آپ نے کیوں ڈرایا عرض کی کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنا اور ابھی لیکن آپ کے پاس بیٹھا تھا میں نے سوچا کہ میں تو ہندوستان پہنچوں میں پہنچا ہی تھا کہ اسے بھی ہوا اڑا کر لے گئی تو میں اس کی روح قبض کر کے آ گیا ہوں۔

(ملی الفرائخ ص۲۰)

فائدہ یہ تھا ملک الموت جو آمنے سامنے اس وقت بھی تھا اب بھی ہے لیکن ہم نہیں دیکھ سکتے تو ہماری کمی ہے اسی طرح سمجھئے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے حاضر و ناظر اور موجود ہیں لیکن ہمارا نہ دیکھنا ہماری کمی سے ہے جیسے ملک الموت کو اب بھی دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں تو ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کی اب بھی ہر وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں بھی حضوری نصیب فرمائے۔ (آمین)

هذا آخر ما رقمه الفقير

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۵ شعبان

۱۳۹۱ھ

بہاول پور۔ پاکستان